شیخ محمد بن عبد الوھاب التمیمی رحمہ اللہ کے مختصر رسالوں کا مجموعہ

الوَاجِبَاتُ المُسْتَحَبَّاتُ

المَعرِفة عَلى كُلِّ مسلِمٍ وَ مُسلِمةٍ

کا اردو ترجمہ مسمیٰ:

ہر مسلمان کو کیا جاننا واجب ہے؟

ترجمہ: ابو مریم اعجاز احمد

أهل الأثر
العلم قبل القول و العمل
قول و عمل سے پہلے علم

پیشِ لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ و علی آلہ وصحبہ ومن والاہ ۔ اما بعد:

دین کے بعض امور ایسے ہیں جن کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وزن پر ضروری ہے تاکہ وہ اپنے دین کی معرفت حاصل کر سکیں اور اس پر قائم رہ سکیں۔ انہیں میں سب سے اہم عقیدے کا علم حاصل کرنا ہے جنہیں قرآن وسنت کے دلائل کے ساتھ علمائے کرام نے عقیدے کی کتابوں میں جمع کیا ہے تاکہ عوام الناس اور طلابِ علم کو ان کی تعلیم دی جائے۔ انہیں کتابوں میں سے یہ کتاب ہے جس کا نام **الواجبات المتحتمات المعرفة علی کل مسلم و مسلمة** ہے جو عقیدے کے عنوان پر شیخ محمد بن عبد الوھاب التمیمی رحمہ اللہ کے بعض رسائل کا مجموعہ ہے جنہیں شیخ عبد اللہ بن ابراہیم القرعاوی حفظہ اللہ نے جمع کیا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ عربی متن کو برقرار رکھتے ہوئے کیا جارہا ہے تاکہ اصل عربی متن کے ساتھ علماء اور عوام سب اس مجموعے سے فائدہ اٹھا سکیں۔ نیز اس مجموعے کو تعلیم کے لئے اہلِ علم، مساجد اور علمی حلقوں میں پڑھا سکیں۔ بعض جگہوں پر مترجم نے ترجمہ کے ساتھ اپنی طرف سے اضافہ کو بریکٹ میں "مترجم کہتا ہے" کے ساتھ ذکر کر دیا ہے۔

اللہ کریم، رب عرشِ عظیم سے دعا ہے کہ وہ اسے نفع بخش بنائے اور ہم سب کو علمِ نافع اور اس کے بعد عملِ صالح کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے مصنف، جامع، مترجم، معلمین اور متعلمین سب کے میزانِ حسنات میں اسے شامل کر دے، وباللہ التوفیق، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

کتبہ: ابو مریم اعجاز احمد

۲۳ رجب ۱۴۴۳، پٹنہ

قَالَ شَيخُ الإِسلَامِ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ الوَهَّابِ رَحِمَهُ اللهُ

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الأصول الثلاثة التي يَجِبُ عَلَى كُلِّ مسلمٍ وَ مُسلِمَةٍ مَعرِفَتها

تین اصول جنہیں ہر مسلمان مرد وزن کو جاننا ضروری ہے

الأُصُولُ الثَّلاثةُ التي يَجِبُ عَلى كُلِّ مُسلِمٍ وَ مُسلِمَةٍ مَعرِفَتها وهي: مَعرفة العبد ربه و دينه و نبيه محمدا ﷺ.	تین اصول جنہیں ہر مسلمان مرد وزن کو جاننا ضروری ہے، وہ ہیں: بندے کو اپنے رب کو جاننا، اپنے دین کو اور اپنے نبی محمد ﷺ کو جاننا۔
فإذا قيل لك : من ربك؟	تو جب تم سے پوچھا جائے: کہ تمہارا رب کون ہے؟
فقل : ربي الله , الذي رباني وربى جميع العالمين بنعمته وهو معبودي ليس لي معبود سواه.	تو کہو: میرا رب اللہ ہے، جس نے میری پرورش کی ہے اور وہی تمام جہانوں کا پالنہار ہے، اور وہی میرا معبود ہے جس کے سوا میرا کوئی معبود نہیں۔
وإذا قيل لك : ما دينك؟	اور جب تم سے پوچھا جائے کہ: تمہارا دین کیا ہے؟
فقل: ديني الإسلام , و هو الإستسلام لله بالتوحيد والإنقياد له بالطاعة والبراءة من الشرك و أهله.	تو کہو: میرا دین اسلام ہے، جو توحید کو مانتے ہوئے اللہ کے آگے سرِ خم تسلیم کرنا (خود سپردگی کرنا) ہے اور اسی کی اطاعت کرتے ہوئے انقیاد (عملاً فرمانبرداری اختیار) کرنا ہے اور شرک و اہل شرک سے براءت کا اظہار کرنا ہے۔
وإذا قيل لك : مَن نبيك؟	اور جب تم سے پوچھا جائے: تمہارے نبی کون ہیں؟
فقل : محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم , و هاشم من قريش , و قريش من العرب , و العرب من ذرية إسماعيل بن	تو کہو: محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ھاشم، اور ھاشم قریش میں سے تھے اور قریش عرب میں سے،

إبراهيم عليهما السلام و على نبينا أفضل الصلاة والتسليم. أصل الدين و قاعدته أمران: الأول : الأمر بعبادة الله وحده لا شريك له والتحريض على ذلك والموالاة فيه وتكفير من تركه. الثاني : الإنذار عن الشرك في عبادة الله والتغليظ في ذلك والمعاداة فيه وتكفير من فعله.	اور عرب اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام کی نسل میں سے تھے، ان پر اور ہمارے نبی پر صلاۃ وسلام ہو۔ دین کی بنیاد اور اس کے قاعدے دو ہیں: پہلا: اللہ اکیلا جس کا کوئی شریک نہیں اس کی عبادت کا حکم دینا، اس پر لوگوں کو ابھارنا، اس کے لئے دوستی (اور محبت) کرنا اور اسے چھوڑنے والوں کے کفر کو جاننا۔ دوسرا: اللہ کی عبادت میں شرک سے ڈرانا اور اس میں سختی کرنا، اس کی وجہ سے دشمنی کرنا اور اس کا ارتکاب کرنے والوں کی تکفیر کو جاننا۔

شروط لا إله إلا الله

لا الہ الا اللہ کی شرطیں

الأول: العِلمُ بِمعناها نفياً و إثباتاً	پہلی شرط: اس کے معنیٰ کا علم ہونا نفی اور اثبات کے اعتبار سے۔
الثَّاني: اليقين , وهو : إكمال العلم بها المنافي للشك والريب	دوسری شرط: یقین ہونا، اور یہ اس کلمہ کے بارے میں پورے علم کا ہونا ہے جو ہر طرح کے شک کے منافی ہو۔
الثَّالث: الإخلاص , المنافي للشرك	تیسری شرط: اخلاص ہونا جو شرک کے منافی ہو۔
الرَّابع: الصدق , المنافي للكذب	چوتھی شرط: سچائی ہونا جو جھوٹ کے منافی ہو۔
الخَامِسَ: المَحَبَّة , لهذه الكلمة , ولما دلت عليه, والسرور بذلك	پانچویں شرط: اس کلمہ سے محبت ہونا اور جس چیز پر یہ کلمہ دلالت کرتا ہے اس سے بھی محبت ہونا اور اس پر خوش ہونا۔
السَّادِس: الإنقياد لحقوقها , وهي الأعمال الواجبة , إخلاصاً لله وطلباً لمرضاته.	چھٹی شرط: اس کے حقوق کا انقیاد (عملی اتباع) کرنا، اور یہ وہ واجب اعمال ہیں جو اللہ کے لئے اخلاص کے ساتھ اور اس کی رضا (خوشنودی) حاصل کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔
السابع : القبول , المنافي للرد.	ساتویں شرط: قبول کرنا جو رد کرنے کے مخالف ہے۔

أدلة هذه الشروط من كتاب الله تعالى ومن سنة رسول الله ﷺ

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے ان شرطوں کی دلیلیں

دليل العلم : قوله تعالى : ﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ (محمد: ١٩) وقوله: ﴿ إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ (الزخرف: ٨٦) و من السنة :الحديث الثابت في الصحيح عن عثمان رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : مَن ماتَ وهو يَعْلَمُ أنَّه لا إلَهَ إلَّا اللَّهُ، دَخَلَ الجَنَّةَ (مسلم)	علم کی دلیل: اللہ تعالیٰ کا فرمان:﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ (تو آپ جان لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں) (محمد:١٩) اور اللہ کا فرمان:﴿ إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ (سوائے ان کے جو حق بات کی گواہی دیں اور انہیں علم بھی ہو)(الزخرف:٨٦) اور سنت سے اس کی دلیل: عثمان رضی اللہ عنہ سے ثابت صحیح (مسلم) کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے موت آئی جبکہ وہ لا الہ الا اللہ جانتا تھا (کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں) وہ جنت میں داخل ہو گا (مسلم)
ودليل اليقين: قوله تعالى : ﴿إنما المؤمنون الذين آمنوا بالله ورسوله ثم لم يرتابوا وجاهدوا بأموالهم وأنفسهم في سبيل الله أولئك هم الصادقون﴾ (الحجرات: ١٥)	یقین کی دلیل: اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿إنما المؤمنون الذين آمنوا بالله ورسوله ثم لم يرتابوا...الآية﴾ (مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائیں پھر شک وشبہہ نہ کریں، اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں، یہی سچے اور راست گو ہیں)۔ (الحجرات:١٥)

فاشترط في صدق إيمانهم بالله ورسوله كونهم لم يرتابوا , أي لم يشكوا, فأما المرتاب فهو من المنافقين.	لہذا ان کا اللہ اور اس کے رسول پر سچے ایمان کی شرط ان کا شک میں نہ پڑنا ہے، یعنی انہوں نے شک نہیں کیا، جبکہ (اس کلمہ پر) شک کرنے والا منافقوں میں سے ہوتا ہے۔
ومن السنة : الحديث الثابت في الصحيح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ الله، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ. لاَ يَلْقَى الله بِهِمَا عَبْدٌ، غَيْرَ شَاكٍّ فِيهِمَا، إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ"	اور سنت سے اس کی دلیل: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ثابت شدہ صحیح (مسلم) کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، جو اللہ سے ملے ان دونوں باتوں کے ساتھ بغیر ان میں شک کئے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔
وفي رواية لا يلقى الله بهما عبد غير شاك فيهما فيُحجب عن الجنة .	اور دوسری روایت میں ہے کہ جو بھی ان دونوں باتوں کے ساتھ اللہ سے ملے گا تو وہ جنت سے محروم نہ کیا جائے گا۔
عن أبي هريرة رضي الله عنه أيضاً من حديث طويل : من لقيت من وراء هذا الحائط يشهد أن لا إله إلا الله مستيقناً بها قلبه فبشره بالجنة	ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک لمبی حدیث میں ہے: جس سے تم اس دیوار کے پیچھے ملو جو دل کے یقین کے ساتھ لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہو گا تو اسے جنت کی خوشخبری سنا دو۔
ودليل الإخلاص : قوله تعالى : ﴿ألا لله الدين الخالص﴾ (الزمر:٣)	اخلاص کی دلیل: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ألا لله الدين الخالص﴾ (خبردار اللہ ہی کے لئے خالص عبادت کرنا ہے) (الزمر:٣)
وقوله سبحانه :﴿ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾ (البينة: ٥)	اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾ (اور انہیں صرف یہی

ومن السنة : الحديث الثابت في الصحيح عن أبي هريرة عن النبي ﷺ : أسعَدُ النَّاسِ بِشفاعتي من قال لا إله إلا الله خالصاً من قلبه أو نفسه .

وفي الصحيح عن عتبان بن مالك رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ (رواه البخاري).

وللنسائي في "اليوم والليلة" من حديث رجلين من الصحابة عن النبي ﷺ: مَن قال: لا إلهَ إلَّا اللهُ وحدَه لا شريكَ لهُ ، لهُ الملكُ ، ولهُ الحمدُ ، وهوَ علَى كُلِّ شيءٍ قديرٌ ، ؛ مُخلِصًا بها قلبُه ، يصدق بها لِسانُه ؛ إلَّا فَتقَ اللهُ عزَّ وجلَّ لهُ السَّماءَ فَتقًا حتَّى يَنظرَ إلى قائِلِها مِن أهلِ الأرضِ ، وحُقَّ لِعبدٍ نَظرَ إليه أن يُعطِيَه سُؤْلَه

حکم دیا گیا تھا کہ وہ اللہ ہی کی عبادت کریں دین کو (صرف) اسی کے لئے خالص رکھیں)۔(البینۃ:۵)

اور سنت میں اس کی دلیل وہ ثابت شدہ حدیث ہے جو صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: میری شفاعت کا سب سے زیادہ سعادت مند شخص وہ ہو گا جو خالص اپنے دل یا اپنی جان سے لا الہ الا اللہ کہے گا۔ اور صحیح (بخاری) میں عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ نے اس شخص کو آگ پر حرام کر دیا ہے جو اللہ کے لئے اس کی خوشنودی کے خاطر لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔ (بخاری)

اور نسائی نے الیوم واللیلہ میں دو صحابیٔ رسول رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو: لا إلهَ إلَّا اللهُ وحدَه لا شريكَ لهُ ، لهُ الملكُ ، ولهُ الحمدُ ، وهوَ علَى كُلِّ شيءٍ قديرٌ، اپنے دل کے اخلاص اور زبان کی سچائی کے ساتھ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے آسمان میں شگاف پیدا کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اس زمین پر سے اسے کہنے والے کو دیکھتا ہے، اور اس بندے کا حق ہے جس پر اس نے اپنی نظر ڈالی ہو کہ وہ اس کی مانگی ہوئی چیز عطا کر دے۔(مترجم کہتا ہے: نسائی نے روایت میں (مخلصا بها روحه مصدقا بها قلبه ناطقا بها

ودليل الصدق:

قوله تعالى :﴿ الٓمٓ ﴿١﴾ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ﴿٢﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ﴾ (العنكبوت ١-٣)

و قوله تعالى :

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَن يقُولُ ءَامَنَّا بِاللهِ وَبِاليَومِ الأَخِرِ وَمَا هُم بِمُؤمِنِينَ ﴿٨﴾ يُخَادِعُونَ اللهَ والذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخدَعُونَ إلا أنفُسَهُم وَمَا يَشعُرونَ ﴿٩﴾ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ (البقرة : ٨-١٠)

لسانہ) کے لفظ کے ساتھ حدیث کو ذکر کیا ہے جسے علامہ البانی نے ضعیف الترغیب: ۹۳۲ میں منکر قرار دیا ہے)۔

اور سچائی کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ الٓمٓ ﴿١﴾ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ﴿٢﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ﴾

(الم۔ کیا لوگوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ ان کے صرف اس دعوے پر کہ ہم ایمان لائے ہیں ہم انہیں بغیر آزمائے ہی چھوڑ دیں گے؟ ان سے اگلوں کو بھی ہم نے خوب جانچا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں بھی خوب جان لے گا جو سچ کہتے ہیں اور انہیں بھی معلوم کر لے گا جو جھوٹے ہیں)۔ (العنکبوت ۱-۳)

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ الآيات

(اور لوگوں میں سے بعض کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں لیکن در حقیقت وہ ایمان والے نہیں ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کو اور اہل ایمان کو دھوکا دیتے ہیں، لیکن دراصل وہ خود اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں مگر سمجھتے نہیں۔ ان کے دلوں میں بیماری تھی،

	اللہ تعالیٰ نے انہیں بیماری میں مزید بڑھا دیا اور ان کے جھوٹ کی وجہ سے ان کے لئے دردناک عذاب ہے)۔ (البقرۃ:۸-۱۰)
و من السنة : ما ثبت في الصحيحين عن معاذ بن جبل رضي لله عنه عن النبي ﷺ : ما من أحد يشهد أن لا إله إلا الله وأن محمداً عبده ورسوله صدقاً من قلبه إلا حرمه الله على النار.	اور سنت میں اس کی دلیل جو صحیحین میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی سچے دل سے اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ پر حرام کر دیتا ہے۔
ودليل المحبة : قوله تعالى : ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللهِ أَندَاداً يُحِبُّونَهُم كَحُبِّ اللهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبّاً لِله﴾ (البقرة: ١٦٥)	محبت کی دلیل: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللهِ أَندَاداً يُحِبُّونَهُم كَحُبِّ اللهِ ..الآية (بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہئے، اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں)۔ (البقرۃ:۱۶۵)
و قوله: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ (المائدة : ٥٤).	اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ..الآية (اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا جو اللہ کی محبوب ہو گی اور وہ بھی اللہ سے

و من السنة : ما ثبت في الصحيح , عن أنس رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ثَلَاثٌ مَن كُنَّ فيه وجَدَ حَلَاوَةَ الإيمَانِ: أنْ يَكونَ اللَّهُ ورَسولُهُ أحَبَّ إلَيْهِ ممَّا سِوَاهُمَا، وأَنْ يُحِبَّ المَرْءَ لا يُحِبُّهُ إلَّا لِلَّهِ، وأَنْ يَكْرَهَ أنْ يَعُودَ في الكُفْرِ بَعْدَ إذْ أنْقَذَهُ اللَّهُ منه كما يَكْرَهُ أنْ يُقْذَفَ في النَّار .	محبت رکھتی ہو گی۔ وہ مسلمانوں پر نرم دل اور کفار پر سخت دل ہوں گے، اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ بھی نہ کریں گے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل جسے چاہے دے، اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور زبردست علم والا ہے)۔ (المائدۃ:۵۴). اور سنت میں سے جو صحیح میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تین چیزیں جس میں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس پا لے گا۔ کہ اللہ اور اس کا رسول اسے اور چیزوں سے زیادہ محبوب ترین ہوں گے، اور وہ کسی شخص سے صرف اللہ کے لئے محبت کرے گا، اور وہ کفر سے بچ جانے کے بعد اس کی طرف پلٹنا اس طرح ناپسند کرے گا جیسا کہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔
ودليل الإنقياد : ما دل عليه قوله تعالى : ﴿وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ﴾ (الزمر : ٥٤).	انقیاد کی دلیل: جس پر اللہ تعالیٰ کا یہ قول دلالت کرتا ہے: ﴿وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ﴾ (تم سب اپنے رب کی طرف جھک پڑو اور اس کی حکم برداری کئے جاؤ اس سے قبل کہ تمہارے

	پاس عذاب آجائے اور پھر تمہاری مدد نہ کی جائے)۔ (الزمر:۵۴).
وقوله : ﴿وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ﴾ (النساء :١٢٥)	اور اللہ کا فرمان ہے:﴿وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ﴾ (باعتبار دین کے اس سے اچھا کون ہے جو اپنے کو اللہ کے تابع کر دے اور ہو بھی نیکوکار) (النساء:۱۲۵)
وقوله: ﴿وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى﴾ (لقمان : ٢٢)	اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى﴾ (اور جو (شخص) اپنے آپ کو اللہ کے تابع کر دے اور ہو بھی وہ نیکوکار یقیناً اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا)۔(لقمان:۲۲)
أي : بـ لا إله الا الله .	یعنی لا الہ الا اللہ کو۔
وقوله تعالى : ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (النساء: ٦٥)	اور اللہ کا فرمان ہے:﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ... الآية (سو قسم ہے تیرے رب کی، یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں)۔(النساء:٦٥)
ومن السنة : قوله ﷺ : لا يُؤمِنُ أحَدكُم حتى يَكون هواه تبعاً لِما جِئتُ بِهِ. هذا هو تمام الإنقياد و غايته.	اور سنت میں اس کی دلیل آپ ﷺ کا یہ فرمان ہے: کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن

و دليل القبول : قوله تعالى : ﴿ وَكَذٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِمْ مُقْتَدُون ﴿٢٣﴾ قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ ۖ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ﴿٢٤﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴾

(الزخرف : ٢٣-٢٥)

نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش جو میں لے کر آیا ہوں اس کے تابع نہ ہو جائے۔

اور یہ ہے پورا انقیاد اور اس کا مقصد۔

اور قبول کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿ وَكَذٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا....الآيات

(اسی طرح آپ سے پہلے ہم نے جس بستی میں کوئی ڈرانے والا بھیجا وہاں کے آسودہ حال لوگوں نے یہی جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو (ایک راہ پر) ایک دین پر پایا اور ہم تو انہیں کے نقش قدم کی پیروی کرنے والے ہیں۔ (نبی نے) کہا بھی کہ اگرچہ میں تمہارے پاس اس سے بہت بہتر طریقہ لے کر آیا ہوں جس پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا، تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس کے منکر ہیں جسے دے کر تمہیں بھیجا گیا ہے۔ پس ہم نے ان سے انتقام لیا، تو دیکھ لو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ (الزخرف: ٢٣-٢٥)،

و قوله تعالى : ﴿إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٣٥﴾ وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَجْنُونٍ﴾ (الصافات : ٣٥-٣٦).

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٣٥﴾ وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَجْنُونٍ﴾ (یہ وہ (لوگ) ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں تو یہ سرکشی کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ کیا ہم اپنے

ومن السنة ما ثبت في الصحيح عن أبي موسى رضي الله عنه عن النبي ﷺ : مثل ما بعثني الله به من الهدى والعلم كمثل الغيث الكثير أصاب أرضًا فكان منها طائفة طيبة قبلت الماء فأنبتت الكلأ والعشب الكثير، وكانت منها أجادب أمسكت الماء، فنفع الله به الناس فشربوا وسقوا وزرعوا، وأصاب طائفة أخرى إنما هي قيعان لا تمسك ماء ولا تنبت كلأ فذلك مثل من فقه في دين الله ونفعه ما بعثني الله به فعلم وعلم، ومثل من لم يرفع بذلك رأسًا ولم يقبل هدى الله الذي أرسلت به .	معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی بات پر چھوڑ دیں؟(الصافات:۳۵-۳۶) اور سنت میں اس کی دلیل جو صحیح میں ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس علم وہدایت کے ساتھ مجھے بھیجا ہے اس کی مثال موسلا دھار باش جیسی ہے جو زمین پر خوب برسے۔ بعض زمین جو اچھی (اور صاف) ہوتی ہے وہ پانی کو پی لیتی ہے اور بہت زیادہ سبزہ اور گھاس اگاتی ہے، اور بعض زمین جو سخت ہوتی ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ وہ اس سے سیراب ہوتے ہیں اور سیراب کرتے ہیں۔ اور کچھ زمین کے بعض خطوں پر پانی پڑتا ہے جو بالکل چٹیل میدان ہوتے ہیں، نہ پانی روکتے ہیں اور نہ سبزہ اگاتے ہیں۔ تو یہ اس شخص کی مثال ہے جو دین میں سمجھ حاصل کر لیتا اور نفع دیتا ہے اس سے جسے دے کر میں بھیجا گیا ہوں، تو اس نے علمِ دین سیکھا اور سکھایا، اور اس شخص کی مثال جس نے سر نہیں اٹھایا (توجہ نہیں کی)، اس ہدایت کی طرف جسے دے کر میں بھیجا گیا ہوں اسے قبول نہیں کیا۔

نواقض الإسلام

اسلام کو توڑنے والی چیزیں

اعلم أن نواقض الإسلام عشرة الأول : الشرك في عبادة الله تعالى: الشرك في عبادة الله تعالى. قال الله تعالى : ﴿ إِنَّ اللَّهَ لا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (النساء : ٤٨) وقال : ﴿ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾ (المائدة : ٧٢) ومنه : الذبح لغير الله كمن يذبح للجن أو للقبر.	جان لیں کہ اسلام کو توڑنے والی دس چیزیں ہیں۔ پہلی چیز: اللہ کی عبادت میں شرک کرنا۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿ إِنَّ اللَّهَ لا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (یعنی: یقینا اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے)۔ (سورۃ النسا: ۴۸)۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾ (یعنی: یقینا جو اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے تو اللہ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مدد کرنے والا نہیں ہو گا)۔ (سورۃ المائدۃ: ۷۲)۔ اور اسی (شرک میں سے) غیر اللہ کے لئے ذبح کرنا ہے جیسا کہ وہ جو جن یا قبر کے لئے ذبح کرتے ہیں۔
الثاني : من جعل بينه وبين الله وسائط يدعوهم ويسألهم الشفاعة ويتوكل عليهم فقد كفر إجماعا .	دوسری چیز: جو اپنے اور اللہ کے درمیان واسطے بنائے جنہیں وہ پکارے اور ان سے شفاعت مانگے اور دعائیں کرے اور ان پر بھروسہ کرے تو ایسا شخص بالاجماع کافر ہے۔

الثالث : من لم يكفر المشركين أو شك في كفرهم أو صحح مذهبهم كفر.	تیسری چیز: جو مشرکوں کو کافر نہ مانے یا ان کے کفر میں شک کرے یا ان کے مذہب کو صحیح قرار دے تو ایسا شخص کافر ہے۔
الرابع : من اعتقد أن هدي غير النبي ﷺ أكمل من هديه، أو أن حكم غيره أحسن من حكمه، كالذين يفضلون حكم الطواغيت على حكمه، فهو كافر.	چوتھی چیز: جو یہ سمجھتا ہے کہ نبی ﷺ کے علاوہ کسی اور کا طریقہ زیادہ کامل ہے یا آپ ﷺ کے سوا کسی اور کا حکم (یا فیصلہ) زیادہ بہتر ہے، جیسے وہ لوگ جو طاغوتوں کے فیصلوں کو آپ ﷺ کے فیصلے پر فوقیت دیتے ہیں تو ایسا شخص کافر ہے۔
الخامس : من أبغض شيئا مما جاء به الرسول ﷺ ولو عمل به فقد كفر؛ قال تعالى: ﴿ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ﴾ (محمد : ٩)	پانچویں چیز: رسول اللہ ﷺ جو بھی لے کر آئے ان میں سے کسی چیز سے بھی اگر کوئی نفرت کرتا ہے گرچہ وہ اس پر عمل کرتا ہو تو اس نے بھی کفر کیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ﴾ (یعنی: یہ اس لئے کہ وہ اللہ کی نازل کردہ چیز سے ناخوش ہوئے، پس اللہ تعالیٰ نے (بھی) ان کے اعمال ضائع کر دئے۔ (سورۃ محمد:٩)
السادس : من استهزأ بشيء من دين الرسول ﷺ أو ثوابه أو عقابه كفر، والدليل قوله تعالى : ﴿ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦٥﴾ لا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾ (التوبة : ٦٥-٦٦)	چھٹی چیز: جو رسول ﷺ کے دین میں سے کسی چیز کا یا اس میں ثواب یا سزا کا مذاق اڑائے تو اس نے کفر کیا۔ اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦٥﴾ لا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾ (یعنی: کہہ دیجئے کہ کیا اللہ، اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہارے لئے ہنسی مذاق کے لئے ہیں جن کا تم مذاق

	اڑاتے ہو۔ تم بہانے نہ بناؤ، یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد بے ایمان (کافر) ہو گئے ہو۔) (سورۃ التوبہ: ٦٥-٦٦)۔
السابع : السحر, ومنه الصرف والعطف , فمن فعله أو رضي به كفر. والدليل قوله تعالى: ﴿وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ﴾ (البقرة: ١٠٢)	ساتویں چیز: جادو اور اسی میں سے صرف اور عطف (توڑنے اور جوڑنے والے اعمال بھی) ہیں۔ تو جس نے اسے کیا یا اس پر راضی ہوا اس نے کفر کیا۔ اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ....الآية (یعنی: اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو آزمائش کے طور پر ہیں تو کفر نہ کرو) (سورۃ البقرۃ:)۔
الثامن : مظاهرة المشركين ومعاونتهم على المسلمين، والدليل قوله تعالى : ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴾ (المائدة : ٥١)	آٹھویں چیز: مشرکین کی مدد کرنا اور مسلمانوں کے خلاف ان کا تعاون کرنا۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴾ (اور جو تم میں سے انہیں دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں سے ہو گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا)۔ (سورۃ المائدۃ: ٥١)
التاسع : من اعتقد أن بعض الناس يسعه الخروج عن شريعة محمد ﷺ كما وسع الخضر الخروج عن شريعة موسى عليه السلام فهو كافر.	نویں چیز: جو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ بعض لوگوں کو محمد ﷺ کی شریعت سے باہر نکلنے کی گنجائش ہے، جیسا کہ

العاشر :الإعراض عن دين الله، لا يتعلمه ولا يعمل به ؛ والدليل قوله تعالى : ﴿ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ﴾ (السجدة : ٢٢)	خضر علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کی شریعت سے نکلنے کی گنجائش تھی تو ایسا شخص کافر ہے۔ دسویں چیز: اللہ کے دین سے اعراض کرنا، نہ تو اسے سیکھنا اور نہ ہی اس پر عمل کرنا، اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ﴾ (اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی جائے تو وہ ان سے منھ پھیر لے۔ ہم گنہگاروں سے ضرور بدلہ لینے والے ہیں) (سورۃ السجدۃ:۲۳)
ولا فرق في جميع هذه النواقض بين الهازل والجاد والخائف، إلا المكره، وكلها من أعظم ما يكون خطراً، وأكثر ما يكون وقوعاً . فينبغي للمسلم أن يحذرها ، ويخاف منها على نفسه ، نعوذ بالله من موجبات غضبه ، وأليم عقابه ، وصلى الله على خير خلقه محمد وآله وصحبه وسلم	ان نواقض کا ارتکاب کرنے والوں میں کوئی فرق نہیں کہ وہ کھیل مذاق یا سنجیدگی یا ڈر سے اس کا ارتکاب کریں البتہ جو مجبور کر دیا جائے وہ مستثنیٰ ہیں۔ اور یہ تمام امور بہت زیادہ خطرناک ہیں اور بہت زیادہ وقوع پزیر بھی ہوتے ہیں۔ لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو ان سے بچائیں اور ان میں پڑ جانے سے ڈریں۔ ہم اللہ سے پناہ چاہتے ہیں اس کے غضب سے اور اس کے دردناک عذاب سے۔ وصلى الله على خير خلقه محمد وآله وصحبه وسلم

التوحيد ثلاثة أنواع

توحید کی تین قسمیں

الأول : توحيد الربوبية **وهو الذي أقر به الكفار على زمن رسول الله ﷺ ولم يدخلهم في الإسلام , وقاتلهم رسول الله ﷺ واستحل دماءهم و أموالهم ، وهو توحيد الله بفعله تعالى.** **والدليل قوله تعالى : ﴿قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ والأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيَّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللّهُ فَقُلْ أَفَلاَ تَتَّقُونَ﴾ (يونس : ٣١)** **والآيات على هذا كثيرة جداً**	پہلی قسم: توحید ربوبیت اور یہ وہ قسم ہے جس کا اقرار رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کفار بھی کیا کرتے تھے مگر اس سے وہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکے، اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے لڑائی لڑی اور ان کا خون حلال قرار پایا، اور یہ توحید، اللہ کے افعال میں اللہ کو اکیلا ماننا ہے۔ اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ ... الآية﴾ (یعنی: آپ کہیئے کہ وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے، اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ ضرور وہ یہی کہیں گے کہ اللہ تو ان سے کہیئے کہ پھر کیوں نہیں ڈرتے) (سورۃ یونس: ۳۱)۔ اور اس پر (اور بھی) بہت ساری آیتیں دلالت کرتی ہیں۔

الثاني : توحيد الألوهية وهو الذي وقع فيه النزاع في قديم الدهر و حديثه و هو توحيد الله بأفعال العباد : كالدعاء والنذر والنحر والرجاء والخوف والتوكل والرغبة والرهبة والإنابة وكل نوع من هذه الأنواع عليه دليل من القرآن.	دوسری قسم: توحید الوہیت (عبادت): یہی وہ توحید ہے جس کی وجہ سے پرانے زمانے اور آج کے زمانے میں اختلاف ہوا، اور یہ وہ توحید ہے جس میں بندوں کے تمام افعال کو صرف اللہ کے لئے کرنے کا مطالبہ ہے، جیسے دعا، نذر، قربانی، امید، خوف، توکل، رغبت، رہبت، انابت، اور ان میں سے ہر قسم کی دلیل قرآن میں موجود ہے۔
الثالث: توحيد الذات و الأسماء والصفات قال الله تعالى : ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴿١﴾ اللَّهُ الصَّمَدُ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾	تیسری قسم: توحید ذات، اسماء اور صفات۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ... آخر سورہ تک ﴾ (یعنی: آپ کہہ دیجئے کہ (وہ) اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ الصمد (بے نیاز) ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے)۔ (سورۃ الاخلاص)
وقوله تعالى : ﴿وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (الأعراف : ١٨٠) وقال تعالى : ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ البَصِيرُ﴾ (الشورى : ١١)	اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا ....الآية (اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں تو انہیں ناموں سے اسے پکارو، اور جو لوگ اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں انہیں چھوڑ دو، ان لوگوں کو ان کے کئے کی ضرور سزا ملے گی)۔ (سورۃ الاعراف: ۱۸۰)۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ لبَصِيرُ﴾ (یعنی: اس کے جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سننے اور دیکھنے والا ہے) (سورۃ الشوریٰ: ۱۱)

ضد التوحيد الشرك

توحید کی ضد شرک ہے

وهي ثلاثة أنواع : شرك أكبر , شرك أصغر وشرك خفي.

النوع الأول من أنواع الشرك :

الشرك الأكبر.

لا يغفره الله ولا يقبل معه عملا صالحاً.

قال الله عز و جل :

﴿إِنَّ اللَّهَ لا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلالًا بَعِيدًا ﴾ (النساء: ١١٦)

وقال سبحانه :﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُواْ إِنَّ اللّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُواْ اللّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّهُ عَلَيهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ﴾ (المائدة :٧٢)

اور اس کی تین قسمیں ہیں: شرک اکبر، شرک اصغر اور شرک خفی (چھپا شرک)۔

شرک کی پہلی قسم:

شرک اکبر: جسے اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی عمل صالح قبول کرے گا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ لا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلالًا بَعِيدًا ﴾

(یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا)۔(سورۃ النساء:١١٦)۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُواْ إِنَّ اللّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُواْ اللّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّهُ عَلَيهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ﴾ (بے شک وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے حالانکہ خود مسیح نے ان سے کہا تھا کہ اے بنی

	اسرائیل، اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے، یقیناجو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔ (سورۃ المائدۃ: ۷۲)۔
وقال تعالى: ﴿وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا﴾ (الفرقان: ٢٣)	اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا﴾ (اور انہوں نے جو اعمال کئے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پراگندہ ذروں کی طرح کر دیا) (سورۃ الفرقان:۲۳)
وقال سبحانه : ﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (الزمر: ٦٥)	اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (یعنی: یقینا آپ کی طرف (اے محمد ﷺ) اور آپ سے پہلے (تمام نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کا عمل بھی ضائع ہو جائے گا اور آپ خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے) (سورۃ الزمر:٦٥)
وقال عز و جل: ﴿وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (الأنعام : ٨٨)	اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (اور اگر بالفرض یہ بھی
والشرك الأكبر أربعة أنواع :	

الأول : شرك الدعوة والدليل قوله تعالى: ﴿فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ﴾ (العنكبوت : ٦٥)	شرک کرتے تو جو کچھ اعمال انہوں نے کیا تھا وہ سب اکارت ہو جاتے)(سورۃ الانعام:۸۸) شرک اکبر کی چار قسمیں ہیں پہلی قسم: دعا اور پکار میں شرک۔ اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ﴾ (پس یہ لوگ جب کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو ہی پکارتے ہیں اسی کے لئے عبادت کو خالص کر کے پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو وہ شرک کرنے لگتے ہیں)(سورۃ العنکبوت:٦٥)
الثاني : شرك النية و الإرادة والقصد والدليل قوله تعالى : ﴿مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لاَ يُبْخَسُونَ﴿١٥﴾ أُوْلَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ إِلاَّ النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُواْ فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُواْ يَعْمَلُونَ﴾ (هود: ١٥-١٦)	دوسری قسم: نیت، ارادے اور مقصد میں شرک اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:(یعنی: جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہے ہم ایسوں کو ان کے کل اعمال کا بدلہ یہیں دے دیتے ہیں اور انہیں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں سوائے آگ کے کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے یہاں کیا ہو گا وہاں سب اکارت ہو جائے گا اور جو کچھ انہوں نے اعمال کئے تھے سب برباد ہیں) (سورۃ ھود:۱۶،۱۵)

الثالث : شرك الطاعة **والدليل قوله تعالى :** **﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾** **(التوبة: ٣١)** **وتفسيرها الذي لا إشكال فيه : طاعة العلماء والعباد في المعصية , لا دعاؤهم إياهم كما فسرها النبي ﷺ لعدي بن حاتم لما سأله فقال : لسنا نعبدهم , فذكر له : أن عبادتهم طاعتهم في المعصية .** **الرابع : شرك المحبة**	تیسری قسم: اطاعت میں شرک۔ اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ (ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنایا ہے اور مسیح ابن مریم کو بھی حالانکہ انہیں صرف ایک اکیلے اللہ ہی کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا جس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، وہ پاک ہے ان کے شریک مقرر کرنے سے)۔ (سورۃ التوبہ:۳۱) اس کی تفسیر جس میں کوئی اشکال نہیں ہے وہ یہ ہے کہ علماء اور (دیگر) بندوں کی اطاعت اللہ کی نافرمانی میں کی جائے، نہ کہ ان سے دعا (وغیرہ) کرنا ہے جیسا کہ نبی ﷺ نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کو بیان کیا تھا جب انہوں نے اس کے بارے میں سوال کیا تھا اور کہا تھا کہ ہم ان کی عبادت تو نہیں کرتے تھے! تو آپ ﷺ نے انہیں بیان کیا تھا کہ ان کی عبادت، نافرمانیوں میں ان کی اطاعت کرنا ہے۔ چوتھی قسم: محبت میں شرک کرنا اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّهِ وَالَّذِينَ آمَنُواْ أَشَدُّ حُبًّا لِّلّهِ﴾

والدليل قوله تعالى :﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّهِ وَالَّذِينَ آمَنُواْ أَشَدُّ حُبًّا لِّلّهِ﴾ (البقرة : ١٦٥)	(یعنی لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے محبت ہونی چاہئے اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت ہی سخت ہوتے ہیں)(سورۃ البقرۃ: ١٦٥)
النوع الثاني من أنواع الشرك : شرك أصغر و هو الرياء والدليل قوله تعالى : ﴿فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَآءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً وَلاَ يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدَا﴾ (الكهف: ١١٠)	شرک کی قسموں میں سے دوسری قسم: شرک اصغر اور یہ ریاکاری ہے اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:﴿فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَآءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً وَلاَ يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدَا﴾ (تو جسے بھی اپنے رب سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہئے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے)(سورۃ الکہف:١١٠)
النوع الثالث من أنواع الشرك: شرك خفي: والدليل عليه قوله ﷺ: الشرك في هذه الأمة أخفى من دبيب النملة السوداء على صفاة سوداء في ظلمة الليل. وكفارته قوله ﷺ : اللهم إني أعوذبك أن أشرك بك شيئاً وأنا أعلم و أستغفرك من الذنب الذي لا أعلم.	شرک کی قسموں میں سے تیسری قسم: شرکِ خفی (چھپا شرک) اور اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے: اس امت میں شرک اندھیری رات میں سیاہ چونٹیوں کا سیاہ پتھر پر چلنے کے نشان سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے۔(مترجم کہتا ہے: ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں اسے موقوفا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور خود مصنف نے بھی اسے ابن عباس سے اپنی کتاب التوحید میں بیان کیا ہے۔) اور اس کا کفارہ یہ کہنا ہے:

	اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ ، وَأَسْتَغْفِرُكَ من الذنب الذي لا أعلم (اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں جانتے ہوئے تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کروں اور میں مغفرت چاہتا ہوں ان گناہوں سے جو میں نہیں جانتا

الكفر كفران

کفر کی دو قسمیں ہیں

النوع الأول : كفر يخرج من الملة : وهو خمسة أنواع: النوع الأول : كفر التكذيب والدليل قوله تعالى: ﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ﴾ (العنكبوت: ٦٨)	کفر کی پہلی قسم وہ ہے جس سے کوئی ملت (اسلام) سے خارج ہو جاتا ہے، اور یہ پانچ قسم کی ہیں: پہلی قسم: تکذیب یا جھٹلانا اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ﴾ (اور اس سے بڑا ظالم کون ہو گا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا جب حق اس کے پاس آجائے وہ اسے جھٹلائے، کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہ ہو گا؟) (سورۃ العنکبوت:٦٨)
النوع الثاني : كفر الإباء والإستكبار مع التصديق والدليل قوله تعالى: ﴿وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ﴾ (البقرة :٣٤)	دوسری قسم: سچا جاننے کے باوجود اس کا انکار کر دینا اور تکبر کرنا۔ اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ﴾ (اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، اس نے انکار کیا

	اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا)(سورۃ البقرۃ :۳۴)
النوع الثالث : كفر الشك وهو كفر الظن: والدليل قوله تعالى: ﴿وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظالِمٌ لِنَفْسِهِ قالَ ما أَظُنُّ أَنْ تَبِيدَ هذِهِ أَبَداً ﴿٣٥﴾ وَما أَظُنُّ السَّاعَةَ قائِمَةً وَلَئِنْ رُدِدْتُ إِلى رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْراً مِنْها مُنْقَلَباً ﴿٣٦﴾ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا ﴿٣٧﴾ لَكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا﴾ (الكهف : ٣٥-٣٨)	تیسری قسم: شک وشبہ اور یہ گمان کرنا ہے: اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظالِمٌ لِنَفْسِهِ قالَ ما أَظُنُّ أَنْ تَبِيدَ هذِهِ أَبَداً ...الآيات ﴾ (یعنی: اور یہ اپنے باغ میں گیا جبکہ وہ اپنی جان پر ظلم کرنے والا تھا، کہنے لگا کہ میں نہیں سمجھتا (خیال کرتا) کہ یہ (باغ) کسی وقت برباد ہو جائے، اور نہ میں قیامت کو قائم ہونے والی خیال کرتا ہوں اور اگر (بالفرض) میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو یقینا میں اس سے بھی بہتر پاؤں گا۔ اس کے ساتھی نے اس سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ کیا تو اس (معبود) سے کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھر تجھے پورا آدمی بنا دیا۔ لیکن میں تو یہ مانتا ہوں کہ وہی اللہ میرا رب ہے اور میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں گا)(سورۃ الکہف:۳۵-۳۸)
النوع الرابع : كفر الإعراض : والدليل قوله تعالى: ﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّا أُنْذِرُوا مُعْرِضُونَ﴾ (الأحقاف : ٣)	چوتھی قسم: اعراض کرنا (منہ موڑنا) اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّا أُنْذِرُوا مُعْرِضُونَ﴾ (اور کافر لوگ جس چیز سے ڈرائے جاتے ہیں منہ موڑ لیتے ہیں)

النوع الخامس : كفر النفاق :

والدليل قوله تعالى:

﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ﴾ (المنافقون: ٣)

پانچویں قسم: نفاق

اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ﴾

یہ اس لئے کہ وہ ایمان لا کر پھر کافر ہو گئے، پس ان کے دلوں پر مہر کر دی تو وہ نہیں سمجھتے۔ (سورۃ المنافقون:٣)

النوع الثاني من نوعي الكفر : و هو كفر أصغر لا يخرج من الملة وهو كفر النعمة :

والدليل قوله تعالى:

﴿ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ﴾ (النحل: ١١٢)

کفر کی دوسری قسم: کفر اصغر ہے جس سے کوئی ملت سے خارج نہیں ہوتا اور یہ کفران نعمت ہے۔

اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ﴾

(یعنی: اور اللہ تعالیٰ اس بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن و واطمینان سے تھی، اس کی روزی اس کے پاس ہر جگہ سے بافراغت چلی آرہی تھی، پھر ان لوگوں نے اللہ کی نعمتوں کا کفر کیا (ناشکری کی)، تو اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں بھوک اور ڈر کا جامہ پہنا دیا جو کہ بدلہ تھا ان کے کئے ہوئے اعمال کا (سورۃ النحل:١١٢)

أنواع النفاق

نفاق کی قسمیں

النفاق نوعان : اعتقادي و عملي	نفاق کی دو قسمیں ہیں:
	اعتقادی اور عملی نفاق
النفاق الإعتقادي :	اعتقادی نفاق:
ستة أنواع : صاحبها من أهل الدرك الأسفل من النار:	اس کی چھ قسمیں ہیں، اور اس طرح کے نفاق والا شخص دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہو گا۔
الأول : تكذيب الرسول ﷺ	پہلی قسم: رسول ﷺ کو جھٹلانا
الثاني : تكذيب بعض ما جاء به الرسول ﷺ	دوسری قسم: رسول ﷺ جو لے کر آئے (اس شریعت) کے کسی حصہ کو جھٹلانا
الثالث : بغض الرسول ﷺ	تیسری قسم: رسول ﷺ سے بغض (و نفرت) رکھنا
الرابع : بغض بعض ما جاء به الرسول ﷺ	چوتھی قسم: رسول ﷺ جو لے کر آئے (اس شریعت) کے کسی حصہ سے بغض (و نفرت) رکھنا
الخامس: المسرة بانخفاض دين الرسول ﷺ	پانچویں قسم: رسول ﷺ کے دین میں نقصان (یا پستی) سے خوش ہونا
السادس : الكراهية بانتصار دين الرسول ﷺ	چھٹی قسم: رسول ﷺ کے دین کی نصرت اور بالادستی کو ناپسند کرنا (اور اس سے ناخوش ہونا)۔

النفاق العملي : **النفاق العملي خمسة أنواع:** **والدليل قوله ﷺ : آية المنافق ثلاث: إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف وإذا اؤتمن خان و في رواية : وإذا خاصم فجر وإذا عاهد غدر**	نفاق عملی: نفاق عملی کی پانچ قسمیں ہیں: اور اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے: **آية المنافق ثلاث: إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف وإذا اؤتمن خان** (منافق کی تین پہچان ہے: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب اسے امانت دی جائے تو خیانت کرے) اور ایک روایت میں ہے: **وإذا خاصم فجر وإذا عاهد غدر** (جب جھگڑا کرے تو فجور (بدکلامی) پر اتر ائے اور جب عہد کرے تو عہد شکنی کرے)

معنى الطاغوت ورؤوس أنواعه

طاغوت کا معنیٰ اور اس کی بڑی قسمیں

اعلم رحمك الله تعالى أنّ أول ما فرض الله على ابن آدم الكفر بالطاغوت والإيمان بالله ، والدليل قوله تعالى : ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾ (النحل :٣٦)	جان لیں، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے کہ سب سے پہلے جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے ابن آدم پر فرض کیا ہے وہ طاغوت کا انکار (طاغوت سے کفر) کرنا اور (پھر) اللہ پر ایمان لانا ہے۔ اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾ (یعنی: ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو) (سورۃ النحل:٣٦)
فأمّا صفة الكفر بالطاغوت أن تعتقد بطلان عبادة غير الله وتتركها وتبغضها وتكفِّر أهلها وتعاديهم.	رہا طاغوت کے انکار کا طریقہ تو وہ یہ ہے کہ تم غیر اللہ کی عبادت کے باطل ہونے کا عقیدہ رکھتے ہوئے اسے چھوڑ دو اور اس سے بغض وعداوت رکھو اور جو طاغوت کو مانتے ہیں انہیں کافر مانتے ہوئے ان سے دشمنی رکھو۔
وأمّا معنى الإيمان بالله أن تعتقد أنّ الله هو الإله المعبود وحده دون سواه. وتخلص جميع أنواع العبادة كلها لله. وتنفيها عن كل معبود سواه ،وتحب أهل الإخلاص وتواليهم وتبغض أهل الشرك وتعاديهم.	اور اللہ پر ایمان کا معنیٰ یہ ہے کہ تم یہ عقیدہ رکھو کہ اللہ ہی الہ معبود (برحق) ہے جو اکیلا ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اپنی تمام عبادتوں کو اللہ کے لئے اخلاص کے ساتھ ادا کرو، اور ان عبادتوں کو اللہ کے سوا تمام (جھوٹے) معبودوں سے نفی کر دو۔ نیز تم

وهذه ملّة إبراهيم التي سفه نفسه مَن رغب عنها. وهذه هي الأسوة التي أخبر الله بها في قوله تعالى : ﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ﴾ (الممتحنة : ٤)

مخلص لوگوں سے محبت کرو اور ان سے دوستی رکھو، اور اہل شرک سے بغض اور دشمنی رکھو۔ اور یہی ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہے کہ جس نے اس سے اعراض کیا اس نے اپنے آپ کو بیوقوف بنالیا۔ اسی اسوہ (خلیل اللہ) کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں خبر دی ہے: ﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ ...الآية﴾ (یعنی: تمہارے لئے ابراہیم میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے کہہ دیا تھا کہ ہم تم سے اور جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بلکل بیزار ہیں۔ ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں جب تک تم اللہ اکیلے پر (اس کی توحید کو مانتے ہوئے) ایمان نہ لاؤ، ہم میں اور تم میں ہمیشہ کے لئے بغض وعداوت ہو گئی، مگر ابراہیم کی اتنی بات اپنے باپ سے ہوئی تھی کہ میں تمہارے لئے استغفار ضرور کروں گا اور تمہارے لئے مجھے اللہ کے سامنے کسی چیز کا اختیار کچھ بھی نہیں۔ اے ہمارے رب تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ (سورۃ الممتحنہ: ۴)

والطاغوت عام في كل ما عُبد من دون الله ورضي بالعبادة من معبود أو متبوع أو مطاع في غير طاعة الله ورسوله فهو طاغوت.	اور طاغوت عام ہے جس میں ہر وہ چیز شامل ہے جس کی عبادت اللہ کے سوا کی جائے اور وہ اس عبادت سے راضی ہو، چاہے وہ معبود ہو یا متبوع ہو یا جس کی اطاعت اللہ اور رسول کی نافرمانی میں کی جائے تو یہ طاغوت ہے۔
والطواغيت كثيرة ورؤوسهم خمسة	اور طواغیت بہت سارے ہیں مگر ان میں پانچ اہم ہیں۔
الأول:	پہلا:
الشيطان الداعي إلى عبادة غير الله ، والدليل قوله تعالى : ﴿ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴾ (يس:٦٠)	شیطان جو غیر اللہ کی عبادت کی طرف بلانے والا ہے اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴾ (یعنی: اے بنی آدم کیا ہم نے تم سے عہد نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا، وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے) (سورۃ یس:٦٠)
الثاني : الحاكم الجائر المغير لأحكام الله ، والدليل قوله تعالى : ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا﴾ (النساء : ٦٠)	دوسرا: ایسا ظالم حکمران جو اللہ کے احکام کو بدلنے والا ہو، اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ..الآية﴾ (کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی اور جو تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں لیکن وہ اپنے فیصلے غیر اللہ (طاغوت) کی طرف لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ انہیں

الثالث : الذي يحكم بغير ما أنزل الله ، والدليل قوله تعالى : وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُوْلَئِكَ هُمْ الْكَافِرُونَ . (المائدة :٤٤)	حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس کا انکار کریں، اور شیطان تو یہ چاہتا ہی ہے کہ وہ انہیں بہکا کر دور ڈال دے (سورۃ النساء:٦٠)
الرابع : الذي يدّعي علم الغيب من دون الله والدليل قوله تعالى : ﴿ عَٰلِمُ ٱلۡغَيۡبِ فَلَا يُظۡهِرُ عَلَىٰ غَيۡبِهِۦٓ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ إِلَّا مَنِ ٱرۡتَضَىٰ مِن رَّسُولٖ فَإِنَّهُۥ يَسۡلُكُ مِنۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهِۦ رَصَدًا﴾ (الجن: ٢٦-٢٧)	تیسرا وہ شخص جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے بغیر فیصلہ کرے، اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُوْلَئِكَ هُمْ الْكَافِرُونَ (اور جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں) (سورۃ المائدۃ:٤٤)
وقال تعالى : ﴿ وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ﴾ (الأنعام :٥٩)	چوتھا وہ شخص جو اللہ کے سوا علم غیب ہونے کا دعویٰ کرے۔ اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ عَٰلِمُ ٱلۡغَيۡبِ فَلَا يُظۡهِرُ عَلَىٰ غَيۡبِهِۦٓ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ إِلَّا مَنِ ٱرۡتَضَىٰ مِن رَّسُولٖ فَإِنَّهُۥ يَسۡلُكُ مِنۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهِۦ رَصَدًا﴾ (وہی غیب کو جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، سوائے اس پیغمبر کے جسے وہ پسند کرلے، لیکن اس کے بھی آگے پیچھے پہرے دار مقرر کر دیتا ہے)۔ (سورۃ الجن:٢٦-٢٧) اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۚ ...الآية ﴾ (اور اسی (اللہ) کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، ان کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔ اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے جو کچھ

	خشکی میں اور دریاؤں میں ہیں اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر وہ اس کو بھی جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین کی تاریکیوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور نہ خشک چیز گرتی ہے مگر یہ سب کتاب مبین میں ہیں)(سورۃ الانعام:۵۹)
الخامس : الذي يعبد من دون الله وهو راضٍ بالعبادة ، والدليل قوله تعالى : ﴿وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهٌ مِّن دُونِهِ فَذَلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ﴾ (الأنبياء: ٢٩)	پانچواں: جس کی عبادت اللہ کے سوا کی جائے اور وہ اس عبادت سے راضی ہو اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:﴿وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهٌ مِّن دُونِهِ فَذَلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ﴾ (ان میں سے اگر کوئی کہہ دے کہ اللہ کے سوا میں الہ (معبود) ہوں تو اسے ہم دوزخ کی سزا دیں گے، اور اسی طرح ہم ظالموں کو سزا دیا کرتے ہیں)(سورۃ الانبیاء:۲۹)
واعلم أن الإنسان ما يصير مؤمنا بالله إلا بالكفر بالطاغوت ، والدليل قوله تعالى : ﴿فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لا انفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ (البقرة:٢٥٦) ، الرشد : دين محمد ﷺ ، والغي : دين أبي جهل ، والعروة الوثقى : شهادة أن لا إله إلا الله ، وهي متضمنة للنفي والإثبات ، تنفي جميع أنواع	جان لیں کہ انسان اللہ پر ایمان والا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہ طاغوت کا انکار (اس سے کفر) نہ کرے اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لا انفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ (تو جو طاغوت (اللہ کے سوا دوسرے معبودوں) کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں، اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے)(سورۃ البقرۃ:

العبادة عن غير الله ، وتثبت جميع أنواع العبادة كلها لله وحده لا شريك له. والحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات	۲۵۶)، رشد (وہدایت): محمد ﷺ کا دین ہے، اور کجی (وگمراہی) ابوجہل کا دین ہے اور عروۃ الوثقیٰ (مضبوط کڑا) لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا ہے جو نفی اور اثبات پر مشتمل ہے: جس سے غیر اللہ کے لئے تمام عبادتوں کی نفی ہو جاتی ہے، اور عبادت کی تمام قسمیں اللہ اکیلے کے لئے جس کا کوئی شریک نہیں ثابت ہو جاتی ہیں۔ والحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات

والحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات.تمت الترجمة ليلة الجمعة الثالث والعشرون من شهر رجب سنة ثلاث وأربعين بعد الأربعمائة والألف .